ثبوت فاتحہ اموات
(مرگیا مردود نہ فاتحہ نہ درود)
رئیس التحریر مناظرِ اہلسنت شیخ الحدیث سرمایہ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ
محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی بہاولپور
باہتمام
جناب محمد فضیل رضا قادری عطاری
قطبِ مدینہ پبلیشرز کھارادر کراچی 0320 4027536
For Islamic Information's On Internet www.trueteaching.com
By World ISlamic Network

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثبوتِ فاتحہ اموات

رئیس التحریر مناظرِ اہلسنت شیخ الحدیث سرمایہ
اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ

محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی،

بہاولپور
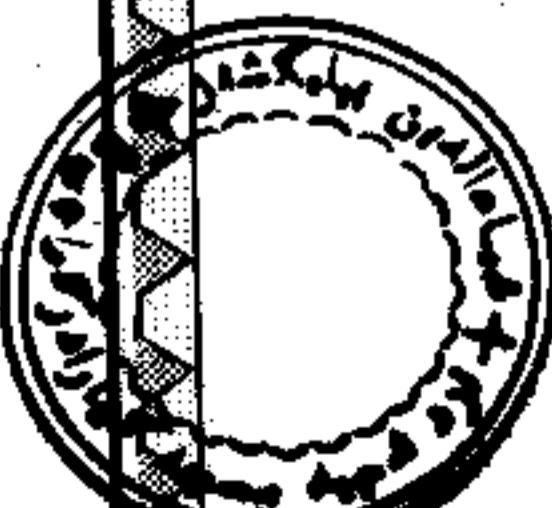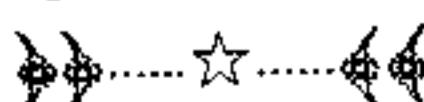
باہتمام: فضیل رضا عطاری

ناشر: قطبِ مدینہ پبلشرز کھارادر کراچی

فون: 0320-4027536

www.trueteaching.com

Urdu Service

عرض ناشر

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم و علی اٰله و اصحابه وبارك وسلم○

اما بعد! فاعوذ باﷲ من الشیطن الرجیم○

بسم اﷲ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک تعالیٰ نے انسان کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ دنیا میں اس کی عبادت کرے۔ اور ایک مقرر وقت کے لیے اس کو دنیا میں بھیجا ہے وہ وقت گزار کر اسے اپنے خالق حقیقی سے ملنا ہے۔ مرنے کے بعد انسان کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔ جب تک اس کے جسم میں روح تھی اسے ہر کام پر قدرت تھی۔ مگر جیسے ہی روح جسم سے نکل جائے گی اسے ایک سبحان اللہ بھی کہنے کا موقع نہیں ملے گا۔ مرنے کے بعد اس نے جو نیک اعمال اس دنیا میں کیے وہی اس کے کام آئیں گے۔ اور کچھ کام نہ آئے گا۔ مگر تین چیزیں ایسی ہیں۔ جو اسے مرنے کے بعد بھی کام آئیں گی اور وہ ہے۔ (۱) صدقہ جاریہ (۲) ایسا علم جس سے نفع حاصل ہوتا ہو۔ اور (۳) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کریں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میری امت مرحومہ ہے قبروں میں مع گناہوں کے داخل ہوگی اور ان سے بے گناہ نکلے گی کہ مسلمانوں کے استغفار سے ان کو گناہوں سے پاک کر دیا جائے گا۔ (شرح صدور)

اس رویت سے معلوم ہوا کہ کسی میت کو اگر قرآن پاک پڑھ کر یا استغفار وغیرہ کر کے ایصال ثواب کیا جائے اور فاتحہ پڑھی جائے۔

تو اس سے مرنے والے کو فائدہ پہنچتا ہے۔

مگر بعض فاتحہ کے منکر یہ کہتے ہیں۔ کہ مرنے کے بعد مرنے والے کے لیے فاتحہ پڑھ کر ایصال نہیں کرنا چاہیے اس سے اُس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا مرنے کے بعد انسان مر مٹ جاتا ہے۔ اسو کو نہ سویم نہ چہلم وغیرہ کسی کا ایصال ثواب کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔ ایسے لوگ گویا زبان حال سے یہ کہتے ہیں کہ [مر گیا مردہ نہ فاتحہ نہ درود]

علامہ مولانا ابو الصالح فیض احمد اویسی صاحب نے ایسے لوگوں کو منہ توڑ جواب دینے کے لیے یہ رسالہ "ثبوت فاتحہ اموات" تحریر فرمایا اور قرآن واحادیث کی روشنی میں یہ ثابت کیا۔ کہ مرنے کے بعد مرنے والے کے لیے کسی قسم کا ایصال ثواب چاہے وہ سویم ہو یا چہلم ہو یا برسی وغیرہ کرنا جائز ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا ثواب اسے عطا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ علامہ صاحب کو جزاءِ خیر عطا فرمائیں کہ جنہوں نے اس رسالہ کو تحریر فرما کر عوام اہلسنت کی رہنمائی فرمائی۔

اور ادارہ قطب مدینہ پبلشرز کو اللہ تعالیٰ دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ کہ جس نے اس رسالہ کی اشاعت فرمائی۔

(آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

"خادم اہلسنت"

محمد فضیل رضا عطاری عفی عنہ

٢٦ صفر المظفر ١٤٢١ھ

بمطابق 31 مئی 2000ء بروز بدھ (کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم الامین وعلی آلہ وصحابہ واولیاء امتہ اجمعین

(یہ رسالہ ثبوت فاتحہ اور قرآن وغیرہ کا ثواب بخشنے کے متعلق ہے۔)

مقدمہ

فاتحہ سورہ قرآن کا نام ہے لیکن چونکہ میت کے لیے جب کوئی دعاءِ خیر یا خیرات کی جاتی ہے اس میں عموماً سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اسی لیے اسے ہر طبقہ میں فاتحہ کہا جانے لگا۔ اسی لیے مخالفین کا یہ سوال ہے کہ یہ فاتحہ تو بدعت ہے اور یہ ایک رسم ہے ان بے وقوفوں کو کون سمجھائے کہ میت کو ثواب پہنچانے کا نام فاتحہ ہے اور اس کے تم بھی منکر نہیں ہاں حضور سرور عالم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اس کا نام ایصالِ ثواب تھا اور اب ہم اسے کبھی فاتحہ، کبھی سوم، چہلم، دہم، اور کبھی سالیانہ وغیرہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور شریعت کا قاعدہ ہے کہ نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا اس کی درجنوں مثالیں فقیر نے "المعمۃ عن البدعۃ" میں بیان کی ہیں۔

فاتحہ یعنی ایصال ثواب کے منکرین کا تعارف

سابق دور میں ایک گمراہ فرقہ گزرا ہے اسے معتزلہ کہا جاتا ہے وہ اتنا طاقتور فرقہ بن گیا کہ سلاطین زمانہ (مامون الرشید وغیرہ) جن کے مشاہیر ان کے ابرو اشارہ پر چلتے تھے انہوں نے سنی آئمہ و علماء و مشائخ کو مذہبی تعصب میں شہید کر دیا اور امام احمد بن حنبل جیسے علماء کو جیلوں کی

لڑتوں سے دو چار کیا ہمارا عقیدہ ہے کہ سنی مسلک کا محافظ خود اللہ ہے کیونکہ اُس وقت بھی آج کی طرح سنی لوگ بے سہارا تھے لیکن اللہ نے ایسی غیبی مدد فرمائی کہ وہ سلاطین جو معتزلہ کے ابرو اشارے کے منتظر رہتے تھے انہوں نے ہی معتزلہ کی ایسی جڑ کاٹی کہ پھر معتزلہ کا نام لینا بھی جرم تھا اور آج تو انہیں کوئی جانتا تک نہیں۔

نجدی وہابی دیوبندی معتزلہ کے نقشِ قدم پر

معتزلہ کے اصول کو ابن تیمیہ نے زندہ کرنے کی کوشش کی تو اسے بھی علماؤ مشائخ اہلسنت کی ہمت نے ہمیشہ تک دفنا دیا انگریز اسلام کا ازلی دشمن ہے اسی لیے اس نے پھر نئے روپ میں معتزلہ کا رنگ محمد بن عبدالوہاب نجدی میں بھرا اسی کی پیروی میں دیوبند وہابی ہم اہلسنت سے برسرپیکار ہیں تفصیل مزید فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند میں ہے۔

عقیدہ معتزلہ :

معتزلہ کہا کرتے تھے کہ مرنے کے بعد انسان مر مٹ جاتا ہے اسی لیے اس کی موت کے بعد نہ وہ کسی کو کوئی فائدہ دے سکتا ہے نہ اسے کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے آخرت میں جب اٹھے گا تو اسے صرف اور صرف اپنے اعمال کام دیں گے دوسرے اعمال کی تو بات ہی فضول ہے اور شفاعت تو محض ڈھونگ ہے، ان کے مقابلہ میں اہلسنت آئمہ و علماء مشائخ سینکڑوں جانوں کے نذرانے دیئے انہی کے اس سخت عقیدہ پہ مقولہ مشہور ہوا۔

مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود

دیوبندیوں، وہابیوں کو مبارک

معتزلہ کا عقیدہ مذکورہ ان غریبوں کو نصیب ہوا جس پر اختلاف برپا کر کے امتِ رسول ﷺ کو پریشان کیا ہوا ہے مثلاً حیاۃ النبی ﷺ سماع موتی، اہلِ مزارات سے فیوض و برکات اور ثواب کی تمام صورتوں سے انکار پر آڑیں اور دیواریں کھڑا کرنا اسی عقیدہ اعتزال کو شہ دینا ہے ورنہ معتزلہ کو پسند کرنا اور اہلسنت کے اصول ترک کرنے کا کیا معنی۔

فاتحہ کے متعلق اہلسنت کا موقف :

اہلسنت کے نزدیک بدنی اور مالی عبادات کا ثواب دوسرے مسلمانوں کو بخشنا جائز ہے، جس کا ثبوت قرآن و حدیث اور اقوالِ فقہاء سے ہے مثلاً قرآن کریم نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے لیے دعا کرنے کا حکم دیا نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے اور مشکوۃ باب فضل الصدقہ میں ہے کہ حضرت سعد نے کنواں کھدوا کر فرمایا کہ ھٰذہ لامِّ سعدٍ یہ سعد کا کنواں ہے، فقہا نے ایصالِ ثواب کا حکم دیا ہاں بدنی عبادت میں نہایت جائز نہیں یعنی کوئی شخص کسی کی نماز فرض پڑھ دے تو اس کی نماز ادا نہ ہوگی، ہاں نماز کا ثواب بخشا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اس میں دیوبندی وہابی کے کسی بھی مسلم پیشوا کو اختلاف نہیں اور یہ ثواب جیسے زندوں کو بخشا (عطا کیا) جاسکتا ہے مردوں کو بھی بخشا جاسکتا ہے اور وہ ثواب انہیں پہنچ بھی جاتا ہے اس کا نام ایصالِ ثواب ہے اس میں سوائے معتزلہ کے سابق دور میں کسی کو بھی اختلاف نہ تھا اور اب بھی دیوبندی وہابی کا کوئی بھی اہلِ علم لفظاً اس کا منکر

نہیں لیکن چونکہ انہیں ابن عبدالوہاب کی پیروی معتزلہ کے اصول و عقائد کو زندہ کرنا ہے اسی لیے اس کے حربے استعمال کرتے ہیں تجربہ کر کے دیکھ لو کہ ہمارے اہلسنت کے ان تمام مروجہ مسائل پر مختلف طریقوں سے سوالات اٹھائیں گے جس کی تفصیل آئے گی۔ (انشاء اللہ)

مسئلہ :۔ ثواب جسے بخشا جائے گا اللہ کی رحمت وسیع ہے اسی لیے بخشنے والے کو بھی ثواب ملے گا اور جسے بخشا اسے بھی بلکہ وہ کتنا ہی ان گنت کیوں نہ ہو سب کو وہ ثواب تقسیم ہو کر نصیب ہو گا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے "اِنّ رحمتی وسبقت علی شی" میری رحمت ہر شے کو واسع ہے

(مسئلہ : نابالغ بھی کسی کو ثواب بخش سکتا ہے اگرچہ اس کا ہبہ کرنا صحیح نہیں نہ ہی لینا جائز (شامی) اعلحضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہ کی اس موضوع پر ایک مستقل ایک تصنیف ہے،

دلائل فاتحہ :

جب ہم سب (اہلسنت اور دیوبندی وہابی وغیرہ متفق ہیں کہ ایصالِ ثواب (بالخصوص اہلِ اموات) کو ثواب پہنچتا ہے تو پھر ان مخالفین کو اعتراض کیوں صرف اسی لیے کہ معتزلہ کے اصول و عقائد (بحکم محمد بن عبدالوہاب زندہ وتابندہ ہوں) لیکن جب تک اہلسنت زندہ ہیں کسی بھی مردہ مذہب کو سر اٹھانے نہیں دیا جائے گا اگر کہیں کسی مردہ مذہب نے سر اٹھایا تو اس کا سر کچل دیا جائے گا ساتھ ہی اس کا بھی جو اس مردہ مذہب کا ساتھ دیتا ہے، فقیر نے فاتحہ کے اجرائے ترکیبیہ پر علیحدہ علیحدہ کتابیں لکھیں ہیں۔

فاتحہ نام کیوں ؟

زمانہ رسالتمآب ﷺ کے بعد جن مسائل اور احکام کے نام ہمارے دور تک مختلف اسماء اور مختلف طریقوں سے تبدیل ہوئے کسی کو اس پر انکار نہ ہے نہ پہلے نہ اب نہ ہمیں نہ ہمارے مخالفین کو اس کی فہرست طویل ہے یہاں نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

خیر القرآن	دورِ حاضر
خطبہ وعظ	تقریر۔ لیکچر
صفہ۔ اصحاب	طالبعلم، اسٹوڈنٹ
متعلم۔ مدرسے کے عہدے چندہ وغیرہ	مدرسہ اسکول

فقیر صرف اس موضوع کو لے کر لکھنا شروع کردے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو م نام بدلے کام بدلے طریقے بدلے مثلاً اہل علم مولانا علامہ ، قرآن کے حفظ ، کرنے والے کو حافظ وغیرہ وغیرہ یہ بدعات اسماء پسند ہیں تو ایصالِ ثواب کے نام ، فاتحہ ، سوئم ، دہم ، چہلم ، گیارہویں ، عرس بھی گوارہ کرلیں لیکن جس پر وہابی کا بھوت سوار ہو وہ گوارہ نہ کرے گا لیکن اگر یہ اسماء بدعت ہیں تو تم بھی اپنے ہاں کے مروجہ اسماء مذکورہ وغیرہ بدل دیں تو یہ اعتراض بھی اٹھ گیا کہ یہ بدعات کب سے شروع ہیں ہم کہیں گے جب سے تمہارے القاب ، مولی ، مولانا ، حافظ ، علامہ وغیرہ وغیرہ شروع ہوئے ، ان کی تاریخ تم بتادو فاتحہ و دیگر اسماء کی تاریخ ہم بتادیں گے ، بہرحال فقیر کا یہ قاعدہ یاد رہے کہ نام کے بدلنے سے اسلام نہیں بگڑتا۔

بہانہ جورا عذر بسیار

یہ مثل عام مشہور ہے کہ لنگڑا ہو گا لیکن کام سے عذر نہ کرے گا ، لنجہ ہو تب بھی اندھا ہو تب بھی ہاتھ نہ لگائے گا ، لیکن جس کا دل ٹیڑھا ہو اسے ہزار منت کرو ، ہرگز کام کو ہاتھ نہ لگائے گا کسی صاحب کا ایک شاگرد نصر نامی تھا دونوں استاد شاگرد سفر میں تھے کھانا پکانے کا وقت آیا استاد نے کہا نصر اٹھ آٹا گوندھ عرض کی مجھے اس کا طریقہ نہیں آتا پھر فرمایا آجا میں نے گوندھ لیا کھانا پکالے عرض کی مجھے کھانا پکانا نہیں آتا کھانا پکالیا تو فرمایا آؤ نصر کھانا کھاؤ عرض کی کھالیتا ہوں ، تاکہ بے فرمان نہ لکھا جاؤں ، کچھ یہی کیفیت یار لوگوں کی ہے کہ ہر وہ شے جو نبی کریم ﷺ اور اولیاء کرام اور اموات سے منسوب ہوگی مااحل بغیر اللہ کہہ کر حرام حرام کہیں گے لیکن کھانے کے وقت سب سے آگے۔ تجربہ کرلیں یا اوقاف کے مزارات پر دیکھ لیں کہ پہلے یہی لوگ تھے مزارات کی آمدنیوں کو حرام کہنے والے لیکن اب مزارات کے اوقاف پر ایسے قابض ہیں گویا کئی پشتوں سے یہی لوگ مجاور چلے آرہے ہیں۔

بہر حال ایصالِ ثواب ہر حال میں جائز ہے کسی خاص دن کی کوئی قید نہیں عرف عام سے نام تبدیل ہوتے رہتے ہیں یا پھر مصلحتوں سے ایام مقرر ہوتے ہیں ان مصلحتوں کے علاوہ بھی اگر کوئی دلیل نہ بھی ملے تب بھی اسے حرام کہا جائے گا نہ کسی کو ان کا انکار ہے نہ تھا۔ اور سابق دور میں منکر تھے تو صرف معتزلہ جنہیں اہلسنت نے دلائل کی مار سے ایسا مار مٹایا کہ آج ان کا نشان تک نہیں لیکن ان کے چیلے نجدی وہابی دیوبندی بچ گئے ہیں پر

وہ مثال صادق آتی ہے کہ ڈائن مرگئی لیکن دانت چھوڑ گئی یہ پارٹیاں ان معتزلہ کے دانت ہیں کہ کھلم کھلا تو ایصالِ ثواب کو حرام تو نہیں کہتے لیکن کہتے بھی ہیں چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

فاتحہ ایصالِ ثواب کے متعلق دیوبندیوں وہابیوں کا موقف

فاتحہ بدعت و حرام اور ناجائز اور مشابہ ہنود ہے فاتحہ مرجہ بھی بدعت ہے فعل ہنود ہے اور تشبہ غیر قوم کے ساتھ منع ہے (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۳۹۔ ج۱) وآنکہ طعام روبرو نہادہ چیزے می خوانند ایں ہم طریق ہنود ست ترک چنیں رسوم واجب ست (فتاوی امدایہ ص ۵۸ جلد ۴) یعنی (ہنود کا طریقہ ہے ایسی رسوم کا ترک کرنا واجب ہے)

فائدہ :۔

فتاوی رشیدیہ (رشید احمد گنگوہی) کا ہے اور فتاوی امدادیہ مولوی اشرفعلی تھانوی کا، ان دونوں کے نزدیک فاتحہ ایصالِ ثواب ناجائز حرام ہے۔

دلائل اہلسنت

قدماء اہلسنت نے معتزلہ کو جو جوابات دیئے وہی ہم دیوبندیوں وہابیوں کو سناتے ہیں۔ قرآن مجید

آیت: وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

(سورہ توبہ پ۱۱ ع ۱۴)

اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اللہ سنتا جانتا ہے۔

(ف) اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام کی دعاء صحابہ کے لیے دلوں کا چین ہے، تو معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کی دعا دوسرے کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

آیت(۲) واستغفر لِذَنبک وللمومنین والمومنات
(سورہ محمد پ۲۶ع۱)

اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگوں۔

آیت : (۳) رَبِّ اغفرلی وَلِوالدیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِی مؤمِنًا وَللمومنین والمومنت
(سورہ نوح پ۲۹ع۲)

اے میرے رب مجھ کو بخشدے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو۔

آیت :(۴) رَبَّنَا اغفرلی وَلِوالدیَّ والمومنین یوم یقوم الحساب
(سورہ ابراہیم پ۱۳ع۶)

اے میرے رب مجھے بخشدے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

آیت :(۵) الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمدربهم ویومنون به ویستغفرون بحمد ربهم ویومنون به ویستغفرون للذین امنو ربَّنَا وسعت کلّ شیء رحمةً وعلماً فاغفرللذین تابو واتبعو اسبیلک وقهم عذاب الحجیم (سورہ مومن پ۲۴ع۱)

وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد میں اپنے رب کی تعریف کے

ساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے ہمارے رب تیری رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انہیں بخشدے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

آیت :(۶) والملئکة یسبحون بحمد ربهم ویستغفرون لمن فی الارض (سورۃ الشوریٰ پ ۲۵ ع ۳)

اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں۔

آیت: (۷) والذین جآؤ امن بعدهم یقولون ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذین سبقونا بالایمان (سورہ حشر پ ۲۸ ع۱)

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

آیت (۸) والذین امنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنا بهم ذریتهم (سورہ طہ پ ۲۷ ع۱)

اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی۔

آیت (۹) والذین صبروا ابتغاء وجه ربهم واقاموالصلوة وانفقوا مما رزقنهم سراً و علانیةً ویدرؤن بالحسنة السیة اولئک عقبی الدار جنت عدن یدخلونها ومن صلح من ابائهم وازواجهم وذریاتهم (سورہ رعد پ ۱۳ ع ۳)

ترجمہ : اور وہ جنہوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم

رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا، اور برائی کے بدلے بھلائی کر کے ٹالتے ہیں انہیں کے لیے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور جو لائق ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں۔

فائدہ :۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ زندے اہلِ اموات کو دعائیں کریں تو انہیں رحمت ایزدی نصیب ہوتی ہے۔

تفاسیر

تفسیر خازن و تفسیر معالم میں تنزیل میں زیر آیت نمبرا تحریر فرماتے ہیں۔

ای ادع لھم واستغفر لھم لان الصلوۃ فی اللغۃ الدعاء (سکن لھم) ای ان دعائک رحمۃ لھم (خازن و معالم ص ۱۱۸ جلد ۳)

حضور علیہ السلام آپ مسلمانوں کے حق میں دعا کریں اور استغفار کریں کہ لغت میں صلوۃ کے معنے دعاء کے ہیں، کہ آپ کا دعا کرنا ان کے حق میں رحمت ہے۔

(۲) تفسیر مدارک میں تحت آیت نمبرا تحریر فرماتے ہیں۔

(وصل علیھم) واعطف علیھم بالدعاء لھم وترحم (ان صلوتک سکن لھم) یسکنون الیہ وتطمئن قلوبھم بان اللہ قد تاب علیھم (واللہ سمیع علیم) الدعائک (مدارک ص ۱۱۰ ج ۲)

آپ ان کے حق میں دعا کریں اور دعا کر کے ان پر مہربانی کریں کہ آپ کی دعا ان کے لیئے باعث سکون اور اطمینان قلوب ہے، بے شک اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور وہ آپ کی دعا کو سننے والا جاننے والا ہے۔

(۳) تفسیر صاوی علی الجلالین میں ہے تحت آیت نمبر ا فرماتے ہیں۔

وردفی الحدیث حیاتی خیرلکم ومماتی خیر لکم تعرض علے اعمالکم فی الصباح و فی المساء فان وجدت خیر احمدت اللّٰہ وان وجدت سوء استغفرت لکم فدعاء رسول اللّٰہ حاصل فی حیاته وبعد مماته ولا عبرة بمن ضل وزاغ عن الحق وخالف فی ذلک (صاوی ص ۱۴۲ ج ۲)

حدیث میں وارد ہوا کہ میری حیات بھی تمہارے لیے خیر ہے اور میری وفات بھی خیر ہے مجھ پر تمہارے اعمال صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں تو میں اگر نیکی پاتا ہوں تو اللہ کی حمد کرتا ہوں اور اگر بدی کو پاتا ہوں تو تمہارے لیے استغفار کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ کی دعا ان کی حیات اور بعد وفات کے حاصل ہے اور جو گمراہ ہو گیا اور بھٹک گیا اور اس کا مخالف ہوا اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۴) تفسیر معالم و تفسیر خازن تفسیر جمل ، تفسیر صاوی سب میں یہی مضمون بالفاظ مختلفہ تحت آیت ۲ میں ہے۔

ومعنے الایة استغفرلذنبک ای لذنوب اهل بتیک والمومنین والمومنات یعنی من غیر اهل بیته وهذااکرام من اللّٰه عزوجل لهذا ا لامة حیث امرنبیه صلی اللّٰه علیه وسلم ان یستغفر ذنوبهم وهوالشفیع المجاب (وفیه ایضاً) قیل الخطاب له والمرادبه الامة وعلے هذا الفعل توجب الایة استغفار الانسان لجمیع المومنین۔ (معالم و خازن ص ۱۵۱ جلد ۶)

اور آیت کے یہ معنے ہیں کہ اے حبیب آپ اپنے اہلبیت کے گناہوں اور

مسلمان اجنبی مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار کریں اور اللہ کا اس امت پر یہ اکرام ہے کہ اس نے اپنے نبی ﷺ کو ان کے گناہوں کے استغفار کا حکم فرمایا تو حضور شفاعت کرنے والے اور مقبول الشفاعت ہیں اور بعض نے کہا کہ لذنبک میں خطاب اگرچہ حضور سے ہے، اس سے مراد آپ کی امت ہے اور اس فعل سے آیت واجب کرتی ہے کہ مسلمان تمام مومنین کے لیے استغفار کرے۔

(۵) تفسیر خازن و تفسیر جمل و تفسیر صاوی میں تحت آیہ ۴ فرماتے ہیں۔

هذا د عاء للمومنين بالمغفرة والله تعالى لا يردد عاخليله ابراهيم ففيه بشارة عظيمة لجميع المؤمنين بالمغفرة (صاوی ۲۴۳ جلد ۳) (خازن ص ۴۳ جلد ۴)

یہ مومنین کے لیے دعائے مغفرت ہے اور اللہ تعالی اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کی دعا رد نہ فرمائے گا تو اس میں تمام مسلمانوں کے لیے مغفرت کی زبردست بشارت ہے۔

(۶) تفسیر خازن جمل تفسیر صاوی میں تحت آیہ ۵ میں فرماتے ہیں۔

يسئلون الله تعالىٰ المغفرة لهم ـ(فيه ايضاً) اذادخل المومنين الجنة قال اين ابى واين امى واين زوجتى فيقال انهم لم يعلمواعملك فيقول انى كنت اعمل لى ولهم فيقال ادخلوهم الجنة فاذا جمتع باهله فى الجنة كان اكمل سروره ولذاته

(از صاوی ص ۴ جلد ۴)

اور اللہ تعالی سے مسلمانوں کے لیے مغفرت مانگیں جب مسلمان جنت میں پہنچے گا تو کہے گا کہ میرا باپ کہاں ہے میری ماں کہاں ہے او

رمیری بیوی کہاں ہے تو ان سے کہا جائے گا۔ کہ انہوں نے تیرا سا عمل نہیں کیا تو یہ کہے گا کہ میں نے تو اپنے اور ان کے لیے اعمال کیے تھے تو اس سے کہا جائے گا کہ ان کو جنت میں لے جا تو جب وہ جنت میں مع اپنے اہل کے جمع ہو جائے گا تو اس کی مسرت کامل ترین ہو جائے گی۔

(۷) تفسیر صاوی میں تحت آیہ نمبر ۷ فرماتے ہیں،

اذغ لهما بالرحمة ولوفي كل يوم وليلة خمس مراة

(تفسیر صاوی ص ۲۹۳ جلد ۲)

ان دونوں ماں باپ کے لیے دعائے رحمت کر کہ اگرچہ ہر روز و شب میں پانچ بار ہو۔

(۸) تفسیر جمل میں تحت آیہ نمبر ۸ فرماتے ہیں۔

قوله (الذين سبقونا بالايمان) اى بالموت عليه فينبغي لكل واحدمن القائلين لهذاالفعل ان يقصدبمن سبقه من انتقل قبله من زمنه الى عصر النبى صلى الله عليه وسلم فيدخل جميع من تقدمه من المسلمين لا خصوص المها جرين والانصار

اور وہ لوگ جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ایمان پر ان کی موت ہوئی تو اس کے ہر کہنے والے کے لیے لائق ہے کہ اس سے پہلے جو بھی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک گزر چکے ان کا قصد کرے تو اپنے سے پہلے تمام مسلمانوں کو دعا میں داخل کرے، نہ کہ خاص مہاجرین وانصار کو۔

(تفسیر جمل ص ۳۱۷ جلد ۳)

(۹) تفسیر مدارک میں تحت آیہ نمبر ۹ فرماتے ہیں۔

الحقنا بهم ذريتهم اى تلحق الاولاد ايمانهم واعمالهم درجات الاباء

وان قصرت اعمال الذرية من اعمال الاباء

(تفسیر مدارک ص ۴۵ جلد ۴)

ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی یعنی اولاد مع اپنے ایمان اور اعمال کے ساتھ باپوں کے درجوں تک ملادی جائے گی اگرچہ اولاد کے اعمال باپوں کے اعمال سے کم ہوں۔

(۱۰) تفسیر صاوی میں تحت آیۃ نمبر ۹ فرماتے ہیں۔

والمعنے ان المومن اذکان عمله اکثر الحق به من دونه فی العمل ابنا کان اوابا یلحق بالذرية من النسب الذرية بالسبب وهوالمحبة فان حصل مع المحبة تعليم علم اوعمل كان احق باللحوق كالتلامذة فانهم يلحقون باشياخهم واشياخ الاشياخ يلحقون بالاشياخ ان كانوادو نهم فی العمل والا صل فی ذلک قوله ﷺ اذ دخل اهل الجنته فی الجنة سال احدهم عن ابويه وعن زوجة وولده فيقال انهم لم يدركواما ادركت فيقول يارب انی عملت لی ولهم فيومر بالحاقهم به (از تفسیر صاوی ص ۱۱۱ جلد ۴)

معنے یہ ہیں کہ جب مومن کا عمل کثیر ہوگا تو اس کے ساتھ کم عمل والا ملا دیا جائے گا وہ بیٹا ہو یا باپ اور ذریت نبی کے ساتھ ذریت سببی ملادی جائے گی، کہ وہ سبب محبت ہے تو اگر محبت کے ساتھ علم یا عمل کی تعلیم بھی ہو تو وہ بھی لاحق ہونے کا حقدار ہے، جیسے شاگرد اپنے استادوں کے ساتھ لاحق کردیئے جائیں اگرچہ وہ ان سے عمل میں کمتر ہوں اور اصل اس میں فرمان حدیث ہے کہ جب جنتی جنت میں پہنچیں گے تو کوئی ان کا اپنے ماں باپ کو دریافت کرے گا کوئی بیوی کو کوئی اولاد کو دریافت کرے گا

تو ان سے کہا جائے گا انہوں نے اس درجہ کو نہیں پایا، جس کو تو پا گیا تو وہ کہے گا اے رب میں نے اپنے لیے اور ان کے لیے عمل کیے تھے تو انہیں اس کے لاحق ہونے کا حکم کر دیا جائے گا۔

فائدہ :

ہم بار بار عرض کر رہے ہیں کہ ایصالِ ثواب کا نام فاتحہ ہے اب اسے حرام اور بدعت کہنا معتزلہ کے عقیدہ کو زندہ کرنا نہیں تو اور کیا ہے، جب کہ احادیث سے بھی یہ طریقہ ثابت ہے۔

(باب ۲۔ احادیث مبارکہ)

۱۔عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم مالمیت فی قبرہ الاشبہ الغریق المتغوث ینتظر دعوۃ من اب وام اواخ اوولد اوصدیق ثقۃ فاذا لحقتہ کان احب الیہ من الدنیا ومافیھا وان اللّٰہ تعالی لید خل علے اھل القبور من دعاء اھل الارض امثال الجبال وان ھدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لھم (رواہ البیھقی۔ مشکوۃ ص ۲۰٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میت اپنی قبر میں ڈوبنے والے کے مشابہ ہوتا ہے جو فریاد کرنے والا ہوتا ہے اپنے باپ یا ماں اور بھائی، اولاد سچے دوست کی دعاؤں کا انتظار کرتا ہے، تو جب اس کو وہ دعا پہنچ جاتی ہے اور بے شک اللہ تعالی اہلِ قبور پر زمین والوں کی دعا پہاڑوں جیسی پہنچاتا ہے اور بے شک مردوں کی طرف زندوں کا ہدیہ ان کے لیے مغفرت چاہتا ہے۔

(۲) عن سعد بن عبادة قال یارسول اللّٰہ ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء وحضو بیرا قال ھذہ لام سعد

(رواہ ابو داؤد والنسائی، مشکوٰۃ شریف ۱۶۰)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اِم سعد کا انتقال ہوگیا تو کون سا صدقہ افضل ہے، فرمایا پانی تو ان کی طرف سے کنواں تیار کرایا گیا فرمایا کہ یہ ام سعد کا کنواں ہے۔

(۳) عن عائشہ قالت ان رجلا قال النبی ﷺ ان امی افتلتت انفسھا واظنھا لوتکلمت تصدقت فھل لھا اجران تصدقت عنھا قال نعم (رواہ، بخاری و مسلم ، مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے عرض کیا بے شک میری ماں فوت ہوگئی اور میں یہ گمان رکھتا ہوں کہ اگر وہ بولتی تو صدقہ کرتی تو کیا اس کو ثواب ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں فرمایا ہاں۔

(۴) عن ابی ھریرة اذامات الانسان انقطع عملہ الامن ثلث صدقة جاریة اوعلم ینتقطع بہ اوولد صالح یدعولہ ، رواہ البخاری والمسلم وابوداؤدد (جامع صغیر ص ۲۹ جلد ۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزیں صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے نفع حاصل ہوتا ہو اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

(۵) عن انس عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم امی مرحومة ندخل قبورها بذنوبها و تخرج من قبور هالا ذنوب علیها یمحص عنها باستغفار المومنین لها (از شرح الصدور ص ۱۲۸) (رواہ الطبرانی از جامع صغیر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میری امت مرحومہ ہے قبروں میں معہ گناہوں کے داخل ہوگی اور ان سے بے گناہ نکلے گی کہ مسلمانوں کے استغفار سے ان کو گناہوں سے پاک کر دیا جائے گا۔

(۶) عن عقبه بن عامر قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الصدقة لتطفی عن اهلها حرالقبور (جامع صغیر ص ۶۹ جلد ۱)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک صدقہ اہلِ قبور سے اس کی گرمی کو میٹ دیتا ہے۔

فائدہ :

الحمد للہ ہمارے اہلسنت اپنے اموات کے لیے خیراتیں جمعراتیں وغیرہ سے اس حدیث پاک پر عمل کرتے ہیں۔

(۷) عن ابن عمر قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذاتصدق احد کم یصدقة تطوعا فلیجعلها عن ابویه فیکون لهما اجرها ولاینتقص من اجره شیئا (طبرانی صحیح بخاری ص ۹۵۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا جب کوئی نفلی صدقہ کرتا ہے تو اپنے ماں باپ کی طرف سے دے کہ وہ ان کے لیے اجر ہوگا اور اس کے اجر سے کوئی کم نہ ہوگا۔

(۸) عن انس سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول ما من اهل میت یموت منهم میت فلیتصدقون عنه بعد موت الااهدا هاله جبریل علے طبق من نوز ثم یقف علے شغیرالقبرفیقول یا صاحب القبر العمیق هذه هدیة اهداها الیک اهلک فاقبلها فتدخل علیه فیفرح بهاویستبشرولحزن جیرانه الذین لا یهدی الیهم شیء

(رواہ الطبرانی۔ شرح الصدور، صحیح بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس قوم کا آدمی مرجائے اور وہ اس کی موت کے بعد صدقہ دیں تو جبرئیل اس کو نور کے طبق میں ہدیہ لے کر قبر کے کنارے پر پہنچتے ہیں اور کہتے ہیں اے گہری قبر والے یہ ہدیہ ہے جو تیری طرف تیرے اہل نے بھیجا ہے تو وہ متوجہ ہوجاتا ہے پھر وہ اسپر داخل ہوتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور بشارت حاصل کرتا ہے اور اسکے پڑوسی وہ رنجیدہ ہوتے ہیں جن کی طرف کوئی چیز ہدیہ نہ کی گئی

(۹) عن انس انه سئل رسول اللّٰہ ﷺ فقال یارسول اللّٰہ نتصدق عن موتاناونحج عنهم و ندعولهم فهل یصل ذلک الیهم فقال نعم انه لیصل ویفرحون به کمایفرح احد کم بالطبق اذااهدی الیه (مراقی الفلاح ص ۳۶۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک

رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کریں اور حج کریں اور ان کے لیے دعائیں کریں تو کیا ان کو یہ پہنچے گا فرمایا ضرور پہنچے گا اور وہ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہاری طرف کوئی ہدیہ کیا جائے تو وہ خوش ہوتا ہے۔

(۱۰)عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مما يلحق المومن من حسناتة بعد موته علم نشره اوولداصالحاترکه ومصحف ورثه اومسجد بناه اوبيتا لابن السبيل اونهرالجراه اوصدقة اخرجها من ماله فى صحته تلحقه بعد موته

(رواه ابن ،خزيمه (شرح الصدور لليسوطى ص ۱۲۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک مومن کو جو اس کی نیکیوں سے اس کے مرنے کے بعد پہنچتا ہے علم ہے جس کی اس نے اشاعت کی، یا نیک اولاد ہے جس کو وہ چھوڑ گیا ہے، یا قرآن شریف ہے جو اس نے کسی کو دے دیا ہے یا مسجد ہے جس کو اس نے بنایا ہے، یا مسافر خانہ ہے جو اس نے مسافروں کے لیے تیار کیا ہے یا نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ہے یا صدقہ ہے جو اس نے اپنے مال سے تندرستی میں دیا ہے تو وہ اس کو موت کے بعد پہنچے گا۔

(۱۱) عن انس ان النبى صى الله عليه وآله وسلم قال من دخل المقابر فقراء يسن خفف الله عنهم وكان له بعددمن فيها حسنات (رواہ عبدالعزیز صاحب الخلال بسندہ (شرح الصدور للسیوطی ص ۱۳۰)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروری ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو قبرستان میں پہنچے پھر یسین پڑھے تو اللہ تعالی ان اہلِ قبور سے تخفیف عذاب کردے گا اور اس کو بمقدار ان کے نیکیاں ملیں گی۔

(۱۲) عن عقبة بن عامر ان امراة جاء ت الی رسول اللہ ﷺ قالت احج من امی وقدماتت قال ارایت لو کان علے امک دین فقضیة الیس کان مقبولا منک وقالت بلے فاصرها ان تحج (رواہ الطبرانی شرح الصدور ص ۱۲۹)

حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کیا میں اپنی ماں کی طرف سے حج کرسکتی ہوں، جو فوت ہوچکی ہے فرمایا تیری ماں پر اگر قرض ہوتا اور تو اس کو ادا کرتی تو کیا وہ مقبول نہ ہوتا عرض کیا ہاں تو حضور ﷺ نے اسے حج کرنے کا حکم دیا۔

(۱۳) عن عطاء زید بن اسلم قالا رجل الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یارسول اللہ اعتق عن ابی وقدمات قال نعم

حضرت عطا اور زین بن اسلم رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے ان دونوں نے کہا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے باپ کی طرف سے غلام آزاد کردوں اور وہ فوت ہوچکا ہے فرمایا ہاں۔

(۱۴) عن ابن عباس ان سعد بن عبادة توفیت امه وهو غائب عنها فقال یارسول اللہ اینفعها شیئی ان

تصدقت به عنها قال نعم قال فانی اشهدك علی ان حائطی المخراف صدقة علیها۔(رواہ البخاری شرح الصدور ص ۱۲۸)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ فوت ہوگئیں اور وہ اس وقت موجود نہیں تھی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا ان کو نفع دے گی فرمایا ہاں عرض کیا میں آپ کو اس پر گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف باغ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

(۱۵) عن ابی قتادة قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول خیرما یخلف المرا بعد موته ولد صالح یدعوله وصدقة تجری یبلغه اجرها و علم یعمل به من بعده (رواه الطبرانی شرح الصدور ص ۱۲۹)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اپنی موت کے بعد جو چھوڑے تو بہتر نیک اولاد ہے جو اس کے لیے دعا کرے اور صدقہ جاریہ ہے جس کا اجر اس کو پہنچے اور علم ہے جس پر اس کے بعد والے عمل کریں۔

(۱۶) عن سعد بن عبادة قال قلت یارسول الله توفیتاامی ولم توصی ولم تتصدق فهل ینفعها ان تصدقت قال نعم ولو مکراع شاة محرق

حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کہ میری والدہ فوت ہوگئیں اور وصیت نہ کر سکیں اور صدقہ نہ دے سکیں تو کیا ان کو نفع نہ دے گا اگر

میں صدقہ کروں فرمایاہاں اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہو۔

(۱۷) عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم اذا تصدق احدکم بصدقة قطعا فیجعلها عن البویه فیکون لهما اجرها ولا ینقص من اجره شیئاً (رواه الطبرانی شرح الصدور ص ۱۲۸)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قطعی طور پر صدقہ دے تو اس کو اپنے ماں باپ کی طرف سے دے کہ وہ ان دونوں کے لیے اجر ہوگا اور اس کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔

(۱۸) عن جابر قال شهد مع رسول اللّٰہ ﷺ الاضحے فی المصلے فلما قضے خطبته نزل من منبره واتی بکبش فذبحه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بیدیه وقال بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر هذا عنی وعمن لم یضح من امتی (رواہ ابوداؤد ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدگاہ میں عیدالضحیٰ میں حاضر تھے تو جب حضور نے اپنا خطبہ دے دیا اور منبر سے اترے تو ایک مینڈھا حاضر کیا گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کو ذبح فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہ کر سکیں۔

(۱۹) عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ان اللّٰہ لیرفع درجة للعبد الصالح فی لجنة فقیول یارب انی لی

هذه فيقول باستغفار ولدك لک (رواه احمد ومشکوۃ ص ۲۰۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند کرے گا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا اللہ فرمائے گا تیری اولاد کا تیرے لیے استغفار کرنے کی وجہ سے۔

(۲۰) عن مالک بن دينار قال دخلت المقبرة ليلة الجمعه فاذا انا بنور مشرق فيها فقلت لا اله الا اللّٰه نرى ان اللّٰه عزوجل قد غفرلا هل المقابر فاذا انا بهاتف يهتف من البعدوهو يقول يامالک بن دينار هذه هدية المومنين الى اخوانهم من اهل المقابر قلت بالذى انطقک الااخبرقنى ماهو قال رجل من المومنين قام فى هذه الليلة فاسبغ الوضوء وصلى ركعتين وقرا فيهما فاتحة الكتاب وقل يا يـهها الكافرون وقل هو اللّٰه احد وقال اللهم انى قدوهبت ثوابها لا هل المقابر من المومنين وادخل اللّٰه علينا الضياء والنور والفسحته والسرور فى المشرق و المغرب قال مالک فلم ازل اقرؤ هما فى كل ليلة جمعة فرايت النبى صلى اللّٰه عليه وسلم فى منامى يقول لى يا مالک بن دينار قد غفراللّٰه لک بعد دالنور الذى اهديته الى امتى ولک ثواب ذلک ثم قال لى ولى اللّٰه لک بيتافى الجنة فى قصريقال لها المنيف قلت مالمنيف قال المطل علے اهل الجنة (شرح الصدور ص ۱۲۸)

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں شبِ جمعہ کو قبرستان پہنچا تو میں نے ایک نہایت تیز روشنی پائی تو میں نے

کہا لا الہ الا اللہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اہلِ قبور کی مغفرت کردی تو دور سے ایک ہاتف نے ندا دی ہے کہ اے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کا اپنے بھائیوں کی طرف ہدیہ ہے میں نے کہا تجھے اس ذات کی قسم جس نے تجھے گویائی دی مجھے کیوں نہیں خبردار کرتا کہ اس کی کیا حقیقت ہے تو اس نے کہا کہ ایک مرد مومن اس رات کھڑا ہوا اور اس نے کامل وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ ان میں سورہ فاتحہ اور سورہ کافرون اور اخلاص پڑھی اور پھر یہ دعا کی کہ اے اللہ میں نے ان کا ثواب مومنین اہلِ قبرستان کے لیے ہبہ کیا تو اللہ نے ہم پر یہ نور و ضیاء یہ وسعت و سرور مشرق و مغرب میں داخل کیا حضرت مالک بن دینار نے کہا کہ میں اس شب جمعہ میں ہمیشہ دو رکعت اس طرح پڑھتا رہا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے فرماتے ہیں اے مالک بن دینار اللہ تیری مغفرت کرے بمقدار اس نور کے جو تو نے میری امت کی طرف ہدیہ کیا اور تجھے اس کا ثواب ملے اور اللہ تیرے لیے جنت میں ایک گھر بنائے جس کو منیف کہا جائے میں نے عرض کیا کہ منیف کیا ہے۔؟

الحاصل :

ان آیات اور احادیث سے یہ ثابت ہوگیا کہ ایک کا اجر دوسرے کو پہنچتا ہے تو میت کے لیے استغفار اور دعا اور ایصالِ ثواب بیکار نہیں بلکہ نافع ہے اور میت اس کا محتاج ہے اور وہ اس سے مسرور اور خوش ہوتا ہے، اور اعزہ و احباب اموات کا یہ حق ہے کہ وہ اس کے لیے حتی الامکان استغفار اور دعا و صدقات دے کر اس کی مدد کریں۔

فائدہ:

اتنا بہت بڑی احادیث کو ٹھکرا کر صرف بدعت کہہ دینا کوئی دلیل نہیں یہ ان کے ماننے والے، نہیں ہم تو احادیث پر عمل کر کے فاتحہ یعنی ایصالِ ثواب کرتے رہیں گے۔

(باب ۳ اقوال فقہاء و علماء)

شرح فقہ اکبر میں ہے عنداھل السنۃ ان الانسان ان یجعل ثواب عند بغیرہ صلوۃ اوصوما اوحجاوصدقۃ او غیرھا

شرح فقہ اکبر ص ۱۱۸:

اہلسنت کے نزدیک انسان اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ ہو یا اس کے سوا ہو۔

(۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔

انہ کان یذبح کبشین احد ھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاخر عن نفسہ فقیل لہ فقال امرنی بہ یعنی للبنی صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ الترمذی ص ۸۴)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ دو مینڈھے ذبح کرتے اور قربانی کیا کرتے تھے

ایک نبی صلی اللہ علیہ السلام کی جانب سے اور ایک اپنی طرف سے تو ان سے دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ مجھے اس کا حضور ﷺ نے حکم دیا ہے۔

(۳) حضرات حسنین کریمین کا فعل منقول ہے

عن ابی جعفر ان الحسن والحسین رضی اللّٰہ عنهما کانایعتقان عن علی رضی اللّٰہ عنه بعد موته رواه ابن ابی شبیه (شرح الصدور ص ۱۲۹)

حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالی عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے ان کی وفات کے بعد غلام آزاد کرتے تھے۔

(۴) عن سفیان قال کان یقال الاموات احوج الی الدعا من الاحیاء الی الطعام والشراب (شرح الصدور ص ۱۲۷)

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے تھے کہ مردوں کو دعا کی حاجت زندوں کو کھانے پینے کی حاجت سے زائد ہے۔

(۵) وقد نقل غیر واحد الاجماع علے ان الدعا ینفع المیت (شرح الصدور ص ۱۲۷)

بہت سے لوگوں سے منقول ہے کہ اس پر اجماع ہے کہ بے شک دعا میت کو نفع دیتی ہے۔

(۶) عن بعض السلف قال رایت اخالی فی النوم بعد موته فقلت ایصل الیک دعاء الاحیاء قال ای واللّٰہ یترفرف مثل النور ثم نلبسه (شرح الصدور ص ۱۲۸)

بعض سلف سے مروی ہے کہ میں نے اپنے بھائی کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا تو میں نے کہا کہ کیا تمہاری طرف زندوں کی دعا پہنچتی ہے اس نے کہا کہ ہاں خدا کی قسم نور کی طرح چمکتا ہوا لباس ریشمی ہو کر پھر ہم اسکو پہنتے ہیں۔

(۷) عن احمد بن حنبل قال اذاد خلتم المقابرُ فاقرؤ ابفاتحة اللكتاب والمعوذبتين وقل هوالله احد واجعلواذالك لا هل المقابرفانه يصل اليهم (شرح الصدور ص ۱۳۰)

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا جب تم قبرستان میں داخل ہو تو سورہ فاتحہ اور معوذتین اور قال ہو اللہ احد پڑھا کرو اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو پہنچاؤ کہ بے شک وہ انہیں پہنچتا ہے۔

(۸) ان الانسان له ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوة اوصوما اوصدقة اوغيرها عند اهل السنة والجماعة (ہدایہ مجتبائی ص ۲۷۶ جلد ۱)

بے شک انسان اپنے عمل کا ثواب دوسروں کو اہلسنت و جماعت کے نزدیک پہنچا سکتا ہے اب وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ کوئی نیک عمل ہو۔

(۹) مراقی الفلاح میں علامہ زیلعی سے ناقل ہیں۔

فللا انسان ان يجعل ثواب عمله لغيره عنداهل السنة والجماعة صلوة كان اوصوما اوحجا اوصدقة او قراة القران اوالاذكار اوغير ذلك من انواع

البر ویصل ذلك الی المیت وینفعه (طحطاوی ص ۳٦۳)
اہلسنت وجماعت کے نزدیک انسان اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ ہو یا قرآن واذکار کے پڑھنے کا اجر ہو یا ان کے سوا اور کوئی نیک عمل ہوں تو یہ میت کو پہنچے گا اور نفع دے گا۔
(۱۰) درمختار میں ہے الاصل ان کل من اتی بعبادة ماله جعل ثوابها لغیره وان نواها عندالفعل لنفسه لظاهر الادلة (شامی ص ۲۴۲ جلد ۲)
قاعدہ یہ ہے کہ جو اپنے مال کا صدقہ کرے تو اس کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے اگرچہ اس کے کرتے وقت اپنے لیے نیت کی ہو کہ اس کی دلیلیں ظاہر ہیں۔
(۱۱) فتاوی سراجیہ میں ہے من حج عن غیره بغیرا مره وجعل ثوابه له لیصل الثواب الی ذلک الغیر (ص ۱۹۵ جلد ۱)
جس نے غیر کی طرف سے حج کیا بغیر اس کے حکم کے اور اس کا ثواب اس کے لیے کیا تو اس غیر کو یہ ثواب پہنچے گا۔
(۱۲) طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے،
فللانسان ان یجعل ثواب عمله لغیره عند اهل السنة والجماعة سواء کان المجعول له حیا اومیا من غیر ان ینقصر من اجره شیء (طحطاوی ص ۳٦۳)
انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچائے اہلِ سنت وجماعت کے نزدیک وہ غیر زندہ ہو یا مردہ بغیر اس کے کہ اجر سے

کچھ کم ہو۔

(۱۳) عقائد کی مشہور کتاب شرح عقائد میں ہے۔

وفي دعاء الاحياء للاموات وصدقتهم اى صدقة الاحياء عنهم اى عن الاموات نفع لهم اى لاموات (ص ۲۴۰)

مردوں کے لیے زندوں کی دعااور صدقہ کرنے میں ان کو نفع ہے۔

(۱۴) عینی شرح کنزالدقائق میں ہے۔

ان الانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوة كان اوصوما اوحجا اوصدقة اوقراة القرآن اوذكراغير ذلك من جميع انواع البرو يضل كل ذلك الى الميت وينفعه عند اهل السنة والجماعة (عینی ص ۱۱۱ جلد ۱)

بے شک آدمی اپنے عمل کا ثواب دوسروں کو بھیج سکتا ہے وہ نماز ہو یا روزہ ہو حج ہو یا صدقہ یا تلاوت قرآن ہو یا کوئی اور ذکر ہو یا نیکیوں سے کوئی نیکی ہو مردہ کے لیے اس کو نفع دے گا یہ اہلسنت وجماعت کے نزدیک ہے۔

(۱۵) عقائد کی مشہو کتاب تکمیل الایمان میں ہے۔

وفي دعاء الاحياء للاموات وصدقتهم عنهم نفع لهم درد عا ہائے زندگاں مر مردہ ہارا وصدقه دادان به نيت ثواب ايشاں رانفع عظیم است مرمرده ہارا و احادیث و آثار و زین باب بسیار ست و نماز جنازه نیزازیں باب است

مردوں کے لیے زندوں کے دعا کرنے اور صدقہ کرنے میں ان کو نفع ہے اور بہت بڑا نفع ہے، اس کے لیے حدیثیں بہت سی وارد ہیں خود نماز جنازہ

بھی تو دعاہی ہے۔(تکمیل الایمان ص ۷۶ وص ۷۷)

(۱۶) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی گنہگار و فاسق کے لیے فاتحہ کولازم ٹھہراتے ہیں تفسیر عزیزی میں ہے۔

بعد از مردن او (فاسق را بآئین مسلمانان غسل باید واد باستغفار وفاتحه و درود صدقات و خیرات لازم باید شمرد (تفسیر عزیزی ص ۱۸۲)

مرنے کے بعد فاسق مومن کو مسلمانوں کے طریقے پر غسل دیں اور استغفار اور فاتحہ ودرود اور صدقات وخیرات اس کیلیے لازم متصور کریں۔

(۱۷) ردالمحتار شامی میں فرماتے ہیں۔

الافضل لمن يتصدق نفلا ان نيوى لجميع المومنين والمومنات لانها يصل اليهم ولا ينقص من اجره شيء كذا فى تتارخانيه والمحيط (ص ۷۳ جلد ۲)

جو صدقہ نفل دے تو اس کے لیے افضل یہ ہے کہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی نیت کرے کہ وہ انہیں پہنچے گا اور اس کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا،اس طرح تتارخانیہ اور محیط میں ہے۔

(۱۸) رحمته الامه میں ہے واجمعوا علے ان الاستغفار والدعاء والصدقة والحج واالعتق تنفع الميت ويصل اليه ثوابه (ص ۱۰۲ جلد ۱)

علماء نے اس پر اجماع کیا ہے کہ استغفار اور دعا اور صدقہ اور حج اور آزاد کرنا میت کو نفع دیتا ہے اور اس کا ثواب اس کو پہنچتا ہے۔

(۱۹) علامہ شامی گمشدہ چیز کا عمل تعلیم کرتے ہیں تو پہلے اس میں فاتحہ دینے کا حکم فرماتے ہیں،

فلیقف علے مکان عال مستقبل القبلة ویقراء الفاتحه ویهدی ثوابها للبنی صلے ا لله علیه وسلم ثم یهدی ثواب ذلك لسیدی احمد بن علوان

تو وہ کسی بلند جگہ پر کھڑا ہو قبلہ رو ہو کر اور فاتحہ پڑھے اور اس کا ثواب نبی کریم ﷺ کو ہدیہ کرے، پھر سید احمد بن علوان کو ہدیہ کرے (از شامی ص ۲۳۴ جلد ۳)

(۲۰) خود مانعین کے مسلم پیشوا و امام مولوی اسمعیل دہلوی صراط مستقیم میں لکھتے ہیں۔

پس درخوبی ایں قدر امراز امور مرسومه فاتحه و اعراس و نذرو نیاز اموات شک و شبه نیست (صراط مستقیم ص ۵۵)

پس ان امور کی خوبی میں فاتحہ عرس نذر و نیاز اموات میں شک اور شبہ نہیں ہے۔

(۲۱) یہی اسمعیل صاحب اسی صراط مستقیم میں فاتحہ کی تاکید کرتے ہیں'

ہرگاہ ایصال نفع بمیت منظور دارد موقوف بر طعام نگذارد که اگر میسر باشد بہترست والا صرف ثواب فاتحه و اخلاص بہترین ثوابها است (از صراط مستقیم ص ٦۵)

جب کبھی میت کو نفع پہنچانا منظور ہو تو اسے کھانا کھلانے پر موقوف نہ

رکھیں، اگر میسر ہو تو بہتر ہے ورنہ صرف فاتحہ واخلاص کا ثواب بہترین ثواب ہے۔

(۲۲) مانعین کے مسلم پیرو مرشد شاہ امداد اللہ صاحب فیصلہ ہفت مسئلہ میں تحریر کرتے ہیں۔

سلف میں تو یہ عادت تھی کہ مثلاً کھانا پکا کر مسکین کو کھانا کھلادیا اور دل سے ایصالِ ثواب کی نیت کرلی، متاخرین میں کسی کو خیال ہوا کہ جیسے نماز میں نیت ہر چند دل سے کافی ہے مگر موافقت قلب و لسان کے لیے عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہے اسی طرح اگر یہاں (فاتحہ میں) زبان سے کہہ لیا جائے کہ یا اللہ اس کھانے کا ثواب فلاں شخص کو پہنچ جائے تو بہتر ہے پھر کسی کو خیال ہوا کہ لفظ اسکا مشار الیہ اگر روبرو موجود ہو تو زیادہ استحضار قلب ہو کھانا روبرو لانے لگے کسی کو یہ خیال ہوا کہ یہ ایک دعا ہے اس کے ساتھ اگر کچھ کلام الٰہی بھی پڑھا جائے تو قبولیت دعا کی بھی امید ہے، اور اس کلام کا ثواب بھی پہنچ جائے گا جمع بین العباد تین ہے، قرآن شریف کی بعض سورتیں بھی جو لفظوں میں مختصر اور ثواب میں بہت زیادہ ہیں پڑھی جانے لگیں کسی نے خیال کیا کہ دعا کے لیے رفع یدین سنت ہے ہاتھ بھی اٹھانے لگے کسی نے خیال کیا کہ کھانا جو مسکین کو دیا جاوے گا اس کے ساتھ پانی دینا بھی مستحسن ہے پانی پلانا بڑا ثواب ہے اس پانی کو بھی کھانے کے ساتھ رکھ لیا پس یہ ہیئت کذائیہ حاصل ہو گئی۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۶)

فیصلہ حق :

الحمد للہ مسلک اہل سنت ان تمام آیات واحادیث اور اقوال سلف وخلف کے موافق ہے، اور مانعین کے اکابر بھی یہی کہتے ہیں، اور وہابیہ کے اقوال ان سب کے خلاف اور خود اپنے امام و استاد و پیر سب کے خلاف ہیں، جب وہابی دیوبندی قرآن واحادیث اور فقہاؤ علماء کے خلاف ہیں اس کے باوجود کوئی ان کے دام وریہ میں پھنستا ہے تو وہ جانے اور اس کا کام ہمارے ذمہ تھا دلائل سے سمجھا دینا سو وہ سمجھا دیا ہے فاتحہ پر سوالات کے جوابات میں فقیر نے علیحدہ رسالہ لکھا ہے اور فاتحہ کی ہر قسم کے لیے علیحدہ علیحدہ تصنیف لکھی گئی ہیں۔ جس مسئلہ پر اعتراض ہو اسی کے متعلق مطالعہ کیجئے۔

خلاصہ کلام :

متذکرہ تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت یا کھانے وغیرہ کا ثواب بزرگانِ دین، انبیاء کرام، اولیا عظم یا اپنے عزیز واقارب کو ہبہ کرنا، اس کو عرف عام میں فاتحہ پڑھنا یا فاتحہ دینا کہتے ہیں چونکہ سورہ فاتحہ اس میں پڑھی جاتی ہے اس لیے اس عمل کو فاتحہ دینا فاتحہ پڑھنا کہا جاتا ہے۔

طریقہ فاتحہ :

جس کھانے وغیرہ کا ثواب بخشنا منظور ہو اس کو سامنے رکھ کر پنج

آیت اور درود تاج شریف کی تلاوت کی جائے اس کے بعد ہاتھ پھیلا کر اس طرح دعا کی جائے کہ اے مولا ہم نے جو کچھ پڑھا اور اس طعام و شیرینی کا ثواب ہمارے آقا و مولی اپنے حبیب سید عالم محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں اور تمام انبیاء کرام و مرسلین عظام صحابہ و اہلبیت شہداء کربلا ازدواج مطہرات نبی کریم، علماء امت، اولیاء ملت کو عطا فرما۔ اگر فاتحہ گیارھویں شریف کی ہے تو کہے) خصوصا حضرت محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی سیدنا غوث پاک کی روح پاک کو (اور اگر سلطان ہند غریب نواز یا کسی اور

مردے جانتے پہچانتے ہیں۔

اس نام کا فقیر کا رسالہ ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔
چند حکایات یہاں عرض کردوں تاکہ سنی کو تسلی ہو۔

حکایت :

سفیان بن عنیہ کا بیان ہے کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا تو میں بہت رویا اور میں ان کی قبر پر ہر روز جاتا تھا پھر کچھ کمی کردی تو ایک روز خواب میں دیکھا کہ وہ فرمارہے ہیں "اے میرے بیٹے تم اب روز کیوں نہیں آتے ؟ میں نے پوچھا کہ کیا آپ کو میرے آنے کا علم ہو جاتا ہے ؟ انہوں نے کہا کہ میں ہر روز تمہارے آنے کو معلوم کرلیتا ہوں، اور جب

بھی تم آتے تھے تو میں تمہیں دیکھ کر خوش ہوتا تھا چنانچہ میں نے پابندی سے جانا شروع کردیا (بہشتی شریف)

حکایت

سیدنا ابوداود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ میں ہر روز اپنے باپ کی قبر پر جانے کا عادی تھا پھر کچھ روز بعد میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ مٹی ہے اس پر جانے کا کیا فائدہ ؟ چنانچہ میں نے جانا ترک کردیا تو ایک روز والد صاحب کو خواب میں دیکھا وہ فرمانے لگے کہ اے بیٹے تم نے آنا کیوں چھوڑ دیا ؟ میں نے کہا کہ مٹی کے ڈھیر پر آکر کیا کروں ، انہوں نے فرمایا کہ بیٹا! "ایسے نہ کہو ، " جب تم میری قبر پر آتے تھے تو میرے پڑوسی مجھ کو بشارت دیتے تھے اور جب تم واپس ہوتے تھے تو میں تم کو دیکھتا رہتا تھا حتی کہ تم کوفہ میں داخل ہوجاتے تھے۔ (بہشتی شریف)

فائدہ

اس قسم کی بہت سی روایات متعدد کتابوں میں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنے مرنے والے عزیز و اقارب کی قبروں پر ہر روز جانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور بلکہ ہر روز جانا بہتر ہے کیونکہ اس سے اہلِ قبور خوش ہوتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔
اس قسم کی روایات و حکایت فقیر کی تصنیف "اخبار لاہل القبور" اور "لمعۃ

النور" ترجمہ شرح الصدور کا مطالعہ کریں۔

فاتحہ سے مردوں اور بخشنے والوں کی نجات اُس کے متعلق اعانۃ الاحباب بالایصال ثواب کا مطالعہ کریں چند روایات حاضر ہیں۔

ا۔ حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قبرستان میں گیا اور اس نے گیارہ بار سورہ اخلاص (یعنی قل ھو اللہ) پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشا تو اس کو مُردوں کی تعداد کے مطابق اجر عطا کیا جاتا ہے۔ (الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص قبرستان میں داخل ہو اور قل ھو اللہ احد اور الھکم التکاثر (یعنی یہ دونوں سورتیں) پڑھے اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو بخشے تو تمام مردے قیامت کے روز اس کی سفارش کریں گے (تذکرۃ الموتی ص ۹۱) از قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ "جو شخص قبرستان میں سورہ یٰسین پڑھے تو مردوں کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اور مردوں کی تعداد کے مطابق اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں" شرح الصدور للسیوطی ص ۳۹۴)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ "جس وقت قبرستان میں داخل ہو سورہ فاتحہ سور اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر ان کا ثواب قبر والوں کو پہنچائے" (احیاء العلوم) فقہاء کرام کا قول ہے کہ جو شخص میت کو خود سے مانوس کرنا چاہیے تو اسے چاہیے کہ وہ اس

کی قبر کے پاس قرآن پڑھے"

(فتاوی قاضی خان)

امام نووی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "قبر کی زیارت کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ زیارت کے بعد قرآن پڑھے اور پھر دعا کرے" (شرح الصدور ص ۲۹۳)

حماد کی سے روایت ہے کہ ایک رات میں مکہ کے قبرستان میں گیا اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا خواب میں میں نے دیکھا کہ قبروں والے حلقہ در حلقہ کھڑے ہیں، میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا قیامت قائم ہو گئی ؟ انہوں نے کہا کہ "نہیں، ہاں ہمارے ایک بھائی نے سورہ اخلاص پڑھکر ہم کو ثواب پہنچایا تو وہ ثواب ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں۔

(شرح الصدور)

وھذا آخر مارقم قلم الفقیر

القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۹ محرم ۱۴۱۲ھ بروز پیر مبارک

۱۰ اگست ۱۹۹۱ء